کی تدوین و ترتیب میں مشاورت کی۔

مواد کی فراہمی کے سلسلے میں ڈاکٹر نعیم ورک کا احسان ہمیشہ رہے گا کہ انھوں نے ڈاکٹر قاضی عابد کی سی وی عنایت فرمائی اور ان پر ہونے والے سیمیناروں کی وقتاً فوقتاً خبر دیتے رہے۔ قاضی عابد کے شاگردوں میں ڈاکٹر شاہد نواز، خرم شہزاد، یوسف نون اور محمد راشد قریشی نے اپنی بساط کے مطابق اپنی تنقیدی آراء سے مستفید کیا۔ ڈاکٹر قاضی عابد صاحب کی اہلیہ نوشابہ تبسم نے بھی قاضی عابد کی سوانح کے پوشیدہ باب مجھ پر واہ کیے اور میری اس کام میں حوصلہ افزائی کی۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انھوں نے اپنا قیمتی وقت مجھے بارہا عنایت کیا اور میرے ہر اچھے اور برے سوال کا حوصلے اور سلیقہ سے جواب دیا۔ ایک ایک ہوتا ہے اور دو گیارہ، میرے حوصلے کو گیارہ گنا بڑھانے میں جن احباب نے قدم قدم پر میرا ساتھ دیا، ان میں سب سے پہلا نام آصف علی عرفان کا ہے۔ جس نے کمپوزنگ اور پروف کا کام سنبھالا اور میرے لیے آسانیاں پیدا کیں۔ ان کا احسان تا دم قائم یاد رہے گا۔ اقراء مختار، ایمن بتول اور مہتاب نے قاضی عابد کے کام کو سمجھنے میں میری رہنمائی کی۔ میں ان سب کی احسان مند ہوں کہ انھوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات میں سے میرے لیے کچھ وقت نکالا۔

میرے تکمیلِ مقالہ کی خوشی جن ہستیوں کو سب سے زیادہ ہوگی وہ یقیناً میرے والدین ''حاجی محمد منیر مغل اور ہاجرہ منیر'' ہیں۔ جن کی دعائیں اور محنت ہی مجھے یہاں تک لائی ہے۔ ان کا احسان تو کسی طور پورا نہیں ہو سکتا۔ مگر دعا ہے کہ جب تک زندگی ہے آپ کی دعاؤں اور شفقتوں سے فیض یاب رہوں۔ (آمین)۔ اپنے عزیز بھائیوں کی شکر گزار ہوں جنھوں نے میرے ساتھ عزیز مصر کا سا رویہ اپنائے رکھا۔ ان کا ایک جملہ ''پتر تو کر لے گی'' میرے لیے ہمت کا وہ عمیق سمندر ثابت ہوتا کہ جس میں غوطہ زن ہو کر میں تمام پنہاں چیزوں کو ڈھونڈنے میں جت جاتی۔ اس ضمن میں میری بہنیں بھی شکریہ کی حق دار ہیں۔

مقالہ کو صفحہ قرطاس پر اتارنے کا مرحلہ آیا تو ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی صاحب کے مشورے سے اسے پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا۔

پہلا باب: قاضی عابد کی سوانح اور تصانیف کے تعارف پر مبنی ہے۔ جس میں قاضی عابد کے کوائف اور

ادب کے میدان میں ان کی جانب سے کی گئی پیش قدمی اور ادبی دنیا میں ان کے مقام کو موضوع بنایا گیا ہے۔

دوسرا باب: قاضی عابد کی اساطیر شناسی کا تنقیدی مطالعہ میں ان کے بطور اساطیر شناسی کے کیے جانے کاموں کو احاطہ تحریر میں لیا گیا ہے۔

باب سوم: قاضی عابد کی تنقید میں جدیدیت کے مباحث میں تحریک جدیدیت کی وسعت اور قاضی عابد نے اس تنقیدی دبستان کو کس حد تک ثروت مند بنایا ہے کو موضوع گفتگو بنایا گیا ہے۔

چوتھا باب: قاضی عابد کی تنقید میں تانیثیت کے حوالے سے لکھی جانے والی تحریروں اور دیے جانے والے لیکچرز پر عمومی رائے بیان کرتے ہوئے اس کا تجزیہ پیش کرتا ہے۔

پانچواں باب: پچھلے تمام ابواب کے محاکمہ کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

مقالہ کے آخر میں ان تمام کتابوں رسالوں، مقالوں، اور دائرہ ہائے معارف اور ویب سائٹس کی فہارس درج کر دی گئی ہیں۔ جن سے عملی طور پر استفادہ حاصل کیا گیا ہے۔

ان تمام اداروں اور لائبریریوں کے تعاون کا بھی شکریہ جنہوں نے کتب رسائل و جرائد کی فراہمی میں ہر ممکن مدد کی۔ ان میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور لائبریری، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، اورینٹل کالج لائبریری، ایجوکیشن یونیورسٹی لائبریری، پنجاب پبلک لائبریری اور قائد اعظم لائبریری شامل ہیں۔ بیکن بکس ملتان کا شکریہ جنہوں نے ملتان سے قاضی عابد کی کتابیں بہم پہنچائیں۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے تمام اساتذہ اور سٹاف کی مشکور ہوں، جنہوں نے ہر امر میں راہنمائی کی۔ میرے عزیز طلباء بھی اس مرحلے میں اپنی دانست کے مطابق میرے اس کام کی تکمیل میں پیش پیش رہے کیونکہ انہیں آپی کی کتاب کا بہت انتظار ہے۔ ان سب کی محبتوں کا بار گراں مجھ پر قائم رہے گا۔

اقراء منیر

لیکچرر اُردو، ہائیر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ

۳۰ اکتوبر، ۲۰۲۳ء